سوال

اگرمیں طلاق کنایہ کے الفاظ بولوں اورشک ہوکہ آیا طلاق کی نیت تھی یا نہیں توکیا حکم ہوگا ؟ مجھے بہت زیادہ نسیان اوروسوسہ کی بیماری ہے کیا میرا اپنے اقوال پر مؤاخذہ کیا جائیگا چاہے وہ نمازمیں ہو یا طلاق کے متعلق یا پھر کسی دوسری عبادت میں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

طلاق کے الفاظ کی دو قسمیں ہیں :

صریح الفاظ اورکنایہ کے الفاظ :

صریح الفاظ یہ ہیں جو طلاق اوراس سے مشتق ہوں، مثلا طالق و طلقتک یعنی طلاق والی ہو، یا میں نے تجھے طلاق دی

اورکنایہ کے الفاظ یہ ہیں کہ : جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، یا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، یا اللہ نے تجھے مجھ سے راحت دی

پہلی قسم (صریح) الفاظ کے بولنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے چاہے طلاق کی نیت نہ بھی کی ہو

لیکن دوسری قسم (کنایۃ) سے جمہور علماء احناف اورشافعیہ اورحنابلہ کے ہاں نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، یا پھر کوئی قرینہ اس پر دلالت کرتا ہو مثلا غصہ کی حالت یا جھگڑا یا پھر بیوی کی جانب سے طلاق طلب کرنا، اس صورت میں طلاق واقع ہوجائيگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہو، اوریہاں قریبہ کو لینا حنفیہ اورحنابلہ کا مسلک ہے

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (26/29).

اورجب شک پیدا ہوجائے کہ آیا اس نے طلاق کی نیت کی تھی یا نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ اصل میں عدم طلاق ہے

دوم :

جو شخص اپنے اقوال یا اعتقاد میں وسوسہ کی بیماری کا شکار ہو تو طلاق وغیرہ میں اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا، مثلا ایسا شخص جب شک ہو کہ آیا اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں، یا پھر اس کا خیال ہو کہ اگر اس نے کوئی معین کلام کی یا کوئی معین چیز سوچی تو اس کی بیوی کو طلاق تو اس سے بیوی کو طلاق نہیں ہوگی

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (62839) اور سوال نمبر (83029) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب